سوال

(91)اہل میت کےلیے کھانا پکانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وفات کے وقت طعام کا بندوبست کن لوگوں کی طرف سے ہونا چاہیئے اور کتنے دنوں کےلیے ہونا چاہیئے ۔ نیز موجودہ رائج سسٹم کس حدتک درست ہے ؟

(حافظ محمد واہد، فیصل آباد)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس گھر میں فوتیدگی ہوجائے توان کے طعام کا بندوبست میت کے قریبی رشتہ داروں یا پڑوسیوں کو کرنا چاہیئے کیونکہ حدیث میں آتا ہے :

((عن عبداللہ بن جعفر قال لما جاء نعی جعفر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِصنعوا لآل جعفر طعما فقد أتاہم ما یشغلہم))

عبداللہ لن جعفر نے کہاکہ جب جعفر کی وفات کی خبر آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جعفر کے گھر والوں کےلیے کھنا تیار کروان کے پاس ایسی چیز آئی ہے جوان کو مشغول رکھے گی ۔ (مستدرک حاکم 1/372،ابوداؤد2/59، ترمذی 2/137)

اس حدیث کوامام حتمم نے صحیح کہا ہے اورامام ذہبی نے تلخیص میں ان کی موافقت کی ہے ۔ امام ابن سکن نے بھی اسے صحیح کہا ہے ۔ یعنی سیدنا جعفر غزوۃ مئتہ میں شہید ہوئے جب شہید ہوئے جب انکی شہادت کی خبر آئی تو اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کوکہا کہ جعفر کے گھر والوں کےلیے کھانا تیار کروکیونکہ وہ توپریشانی میں بتلاہیں، کھانا نہیں پکا سکیں ۔ اس کھانے کوعام لوگوں کےلیے دعوت کی صورت بنالینا درست نہیں ہے اورنہ ہی میت کے گھروالوں کےلیے کھانا تیار کرنا چاہیئے بلکہ یہ لن کے عزیزواقارب کا حق ہے ۔ جیساکہ سیدنا جریر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ :

((کنا نری الاِجماع إلی أعل المیت وصنعة الطعام من النیاحة))

''ہم اہل میت کے ہاں جمع ہونا اوروہاں کھنا تیار کرنا نوحہ شمار کرتے تھے ''

(ابن ماجہ 1/513(1612)احمد حدیث نمبر 6905،126/11،125پران الفاظ سے یہ روایت مروی ہے :

((كنا نعد الإجماع إلى أهل الميت وصنيعة الطعام بعد دفنه من النياحة))

''ہم اہل میت کے ہاں جمع ہونا اور میت کے دفن کے بعد وہاں کھانے کا انتظام کرنا نوحہ شمار کرتے تھے'' اور نوحہ شریعت میں حرام ہے۔

شیخ احمد محمد شاکر مسند احمد کے حاشیہ پر اس کی یوں شرح کرتے ہیں کہ :

"والمراد بصنعة الطعام ہنا : ما یصنعہ أهل المیت لضیافة الواردین للعزاء زعموا فإن السنة أن یصنع الناس الطعام لأهل المیت لأن یصنعوهم للناس لقوله صلی الله علیه وسلم ...إصنعوا لآل جعفر طعاما ."

صنعۃ الطعام کا مطلب یہ ہے کہ اہل میت ان بوگوں کے لیے جو ان کے ہاں تعزیت کے لیے تے ہیں کھانا تیار کریں... حالانکہ سنت یہ ہے کہ لوگ اہل میت کے لیے کھانا تیار کریں نہ اہل میت لوگوں کے لئے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جعفر شہید ہوئے تو کہا تھا کہ آل جعفر کے لیے کھانا تیار کرو۔ علامہ ابن ہمام نے فتح القدیر 1/437 میں ایسے کھانے کے متعلق لکھا ہے ''وھی بدعۃ قبیحۃ''

یہ قبیح بدعت ہے۔ اس مسئلہ پر ائمہ اربعہ اور اور دیگر محدثین کا اتفاق ہے جیسا کہ الفتاح الربانی ۸/۹۰ میں مرقوم ہے۔

البتہ جو مہمان دور دراز سے تعزیت کیلیئے آتے ہیں ان کیلیئے کھانے کا بندوبست کرنا درست ہے کیونکہ وہ اہل میت کے طعام کے ضمن میں ہی آتے ہیں۔

اور ہمارے ہاں جو برادری سسٹم رائج ہے اس میں یہ خرابی ہے کہ یہ کھانا عوض و معاوضہ بن چکا ہے اور جتنی دیر تک اس کھانے کا عوض نہ دیا جائے اتنی دیر تک برادری والے اس کو قرض سمجھتے ہیں۔ ہمیں یہ خرابی دور کر کے صحیح سنت کے مطابق کام کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج 1

محدث فتویٰ